جواب: ۲۲ر نومبر ۱۹۱۹ء کو دہلی میں متحدہ ہندوستان کے سرکردہ علمار کرام کا ایک اجلاس مولانا عبدالباری فرنگی محلی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں "جمعیۃ العلمار ہند" کے نام سے علمار کی ایک مستقل جماعت قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مولانا مفتی کفایت اللہؒ کو جمعیۃ کا پہلا صدر اور مولانا احمد سعیدؒ کو ناظم منتخب کیا گیا۔ اس کے بعد جمعیۃ کا پہلا اجلاس عام ۲۸ر دسمبر ۱۹۱۹ء کو امرتسر میں ہوا جس میں اس کے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط کی منظوری دی گئی اور اغراض و مقاصد میں مسلمانانِ ہند کی دینی و سیاسی معاملات میں راہ نمائی کے ساتھ ساتھ آزادئ وطن کو جمعیۃ کا بنیادی مقصد قرار دیا گیا۔

بنیاد پرست مسلمان کون ہیں؟

سوال: آج کل عام طور پر بعض راہ نماؤں کے بیانات میں بنیاد پرست مسلمانوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ اس سے ان کی مراد کون لوگ ہیں؟

مسعود احمد، لاہور

جواب: ایک عرصہ سے عالمی اسلام دشمن لابیاں اس منظم کوشش میں مصروف ہیں کہ مسلمانوں کو ان کے بنیادی عقائد و احکام سے ہٹا کر جدید افکار و نظریات کے ساتھ مفاہمت کے لیے تیار کیا جائے اور مسلمانوں کے اندر ایک ایسی لابی منظم کی جائے جو جدید تعبیر و تشریح اور اجتہادِ مطلق کے نام پر قرآن و سنت کے احکام کو نئے اور خود ساختہ معنی پہنا سکے مگر راسخ الاعتقاد مسلمانوں اور علمار کے سامنے ان کا بس نہیں چل رہا کیونکہ علمار کرام اس موقف پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہیں کہ قرآن و سنت کی تعبیر و تشریح وہی قابلِ قبول ہے جو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اُمت مسلمہ کے چودہ سو سالہ اجماعی تعامل کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے۔ اس سے ہٹ کر کی جانے والی کوئی بھی تعبیر سراسر الحاد اور گمراہی ہوگی۔

ان علمار اور راسخ العقیدہ مسلمانوں کو جو قرآن و سنت کی چودہ سو سالہ اجماعی تعبیر و تشریح پر سختی کے ساتھ قائم ہیں اسلام دشمن لابیوں کی طرف سے مختلف خطابات و القابات سے نوازا جاتا ہے۔ اس سے قبل انہیں قیانوسی اور رجعت پسند کہا جاتا تھا اور اب ان کے لیے "بنیاد پرست" کی نئی اصطلاح ایجاد کی گئی ہے۔

اہلِ تشیع کے مطالبات
اور
جدوجہد

نفاذِ اسلام میں معاون
یا
اس کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ؟

اس نازک اور حساس مسئلہ پر
"مدیر الشریعۃ"
کا حقیقت پسندانہ تبصرہ و تجزیہ

الشریعۃ کے آئندہ شمارہ میں
ملاحظہ فرمائیں۔

(ادارہ)